روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ یکم دسمبر 2012ء 16 محرم 1434 ہجری یکم فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 277

منہ دوسری طرف کر دیا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر فضل بن عباس رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک اونٹ پر سوار تھے۔ اتنے میں خثعم قبیلہ کی ایک عورت آئی تو فضل اسے دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کو دیکھنے لگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا۔

(صحیح بخاری کتاب الحج باب وجوب الحج حدیث نمبر:1417)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے (۔) مگر اب اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔

دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے۔ دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر (۔) خلاف کرتی ہیں اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے۔ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی دوسری پہن لی۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے اور (۔) شعائر کے خلاف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپؐ ایسے خلیق تھے باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپؐ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 387)

یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیز ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں نہیں! ہمارے ہادئ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ خیرکم خیرکم لاھلہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے۔ اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ عاشروھن بالمعروف۔ ہاں اگر وہ بے جا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا۔

خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونوں موجود ہونے چاہئیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 403)

محترم چوہدری نصرت محمود صاحب کراچی کی تدفین

جیسا کہ احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ محترم نصرت محمود صاحب کراچی مورخہ 27 نومبر 2012ء کو آغا خان ہسپتال کراچی میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ آپ کی میت ربوہ لائی گئی جہاں مورخہ 29 نومبر کو بیت المبارک میں بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔

آپ ماہ ستمبر میں اپنی چھوٹی صاحبزادی محترمہ شائزہ محمود صاحبہ کی شادی کے سلسلے میں پاکستان آئے تھے مورخہ 15 ر اکتوبر 2012ء کو محترمہ شائزہ محمود صاحبہ کی شادی مکرم سعد فاروق صاحب شہید ابن مکرم فاروق احمد کاہلوں صاحب کے ساتھ کراچی میں ہوئی۔ شادی کے تین روز بعد مورخہ 19 ر اکتوبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک آپ اپنے داماد محترم سعد فاروق صاحب، سمدھی محترم فاروق احمد کاہلوں صاحب

باقی صفحہ 8 پر

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر Gastroentero-logist مورخہ 2 دسمبر 2012ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورتمند احباب و خواتین ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 21

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلقِ عظیم

شراب نوشی کی ممانعت کا حکم اور اُس کا بے نظیر اثر

جنگ اُحد اور اس کے بعد کی جنگ کے وقفہ کے درمیان دنیا نے اِسلام کے اس اثر کی جو اس کا اپنے پیروؤں پر تھا ایک بیّن مثال دیکھی۔ ہماری مراد امتناعِ شراب سے ہے۔ اِسلام سے پہلے اہلِ عرب کی حالت کو بیان کرتے ہوئے ہم نے بتلایا تھا کہ اہلِ عرب عادی شراب خور تھے۔ ہر معزز عرب خاندان میں دن میں پانچ دفعہ شراب پی جاتی تھی اور شراب کے نشہ میں مدہوش ہو جانا اُن کے لئے معمولی بات تھی اور اس میں وہ ذرا بھی شرم محسوس نہ کرتے تھے بلکہ وہ اس کو ایک اچھا کام سمجھتے تھے۔ جب کوئی مہمان آتا تو گھر کی مالکہ کا فرض ہوتا کہ وہ شراب کا دَور جاری کرتی۔ اِس قسم کے لوگوں سے ایسی تباہ کن عادت کو چھڑانا کوئی آسان بات نہ تھی۔ مگر ہجرت کے چوتھے سال آنحضرت ﷺ پر حکم نازل ہوا ہے کہ شراب حرام کی جاتی ہے اس حکم کا اعلان ہوتے ہی مسلمانوں نے شراب پینا بالکل ترک کر دیا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب شراب کی حرمت کا الہام نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو بلایا اور حکم دیا کے اس نئے حکم کا اعلان مدینہ کی گلیوں میں کر دو۔ ایک انصاری کے گھر میں جو مدینہ کا مسلمان تھا اُس وقت شراب کی مجلس ہو رہی تھی بہت سے لوگ مدعو تھے اور شراب کا دَور چل رہا تھا۔ ایک بڑا مٹکا خالی ہو چکا تھا اور ایک دوسرا مٹکا شروع کیا جانے والا تھا۔ لوگ مدہوش ہو چکے تھے اور بہت سے اور مدہوش ہونے کے قریب تھے۔ اس حالت میں اُنہوں نے سنا کہ کوئی شخص اعلان کر رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت شراب پینا منع فرما دیا ہے۔ اُن میں سے ایک شخص اُٹھا اور بولا یہ تو شراب کے امتناع کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ ٹھہرو معلوم کر لیں۔ اتنے میں ایک اور شخص اُٹھا اور اُس نے مٹکے کو جو شراب سے بھرا ہوا تھا اپنی لاٹھی مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کہا پہلے حکم کی تعمیل کرو اور پھر دریافت کرو۔ یہ کافی ہے کہ ہم نے ایسا اعلان سن لیا اور یہ مناسب نہیں کہ ہم شراب پیتے جائیں اور تحقیقات کریں بلکہ ہمارا فرض یہ ہے کہ شراب کو گلیوں میں بہہ جانے دیں اور پھر اعلان کے متعلق تحقیقات کریں۔

اس مسلمان کا خیال درست تھا، کیونکہ اگر شراب کا پیا جانا ممنوع قرار دیا جا چکا تھا تو اس کے بعد اگر وہ شراب پینا جاری رکھتے تو ایک جرم کے مرتکب ہوتے اور اگر شراب پینا ممنوع نہیں قرار دیا گیا تھا تو شراب کا بہا دینا اتنا بڑا نقصان نہ تھا کہ اُسے برداشت نہ کیا جاسکتا۔ اس اعلان کے بعد شراب نوشی مسلمانوں سے بالکل دور ہوگئی۔ اس انقلابِ عظیم کو برپا کرنے کے لئے کوئی خاص کوشش اور مجاہدہ کی ضرورت نہیں پڑی۔ ایسے مسلمان جنہوں نے اِس حکم کو سُنا اور جو فوری تعمیل اِس کی ہوئی اُس کو دیکھا، ستّر اسّی سال تک زندہ رہے مگر اُن میں سے ایک مسلمان بھی ایسا نہیں جس نے اِس حکم کے بعد اس کی خلاف ورزی کی ہو، اگر ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے تو وہ ایسے شخص کے متعلق ہے جس نے براہِ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ نہ کیا تھا۔

جب ہم اس کا مقابلہ امریکہ کی تحریک امتناعِ شراب سے کرتے ہیں اور ان کوششوں کو دیکھتے ہیں جو اس حکم کو نافذ کرنے کے لئے کی گئیں یا جو سالہا سال تک یورپ میں کی گئیں، تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ ایک صورت میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محض ایک اعلان کافی تھا کہ اس تمدنی عیب کو عرب کے لوگوں سے معدوم کر دے۔ مگر دوسری صورت میں امتناعِ شراب کے لئے قوانین بنائے گئے۔ پولیس، فوج اور ٹیکس کے محکموں کے کارکنوں نے مل کر شراب نوشی کی لعنت کو دور کرنے کے لئے متحدہ طور پر کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے اور انہیں اپنی ناکامی کا اعتراف کرنا پڑا۔ شراب نوشی کی جیت رہی اور شراب نوشی دُور نہ کی جاسکی۔ ہمارے اس زمانہ کو ایک ترقی کا زمانہ کہتے ہیں مگر جب اس کا مقابلہ ابتدائے اسلام کے زمانہ سے کرتے ہیں تو ہم حیران ہو جاتے ہیں کہ ان دونوں میں سے ترقی کا زمانہ کونسا ہے۔ ہمارا یہ زمانہ یا اِسلام کا وہ زمانہ جس نے اس قدر بڑا تمدنی انقلاب پیدا کر دیا؟

غزوہ اُحد کے بعد کفّار قبائل کے ناپاک منصوبے

اُحد کا واقعہ ایسی بات نہ تھی کہ آسانی سے بھولا جاسکتا۔ مکّہ والوں نے خیال کیا تھا کہ یہ اُن کی اسلام کے خلاف پہلی فتح ہے اُنہوں نے اس کی خبر تمام عرب میں شائع کی اور عرب کے قبائل کو اِسلام کے خلاف بھڑکانے اور یہ یقین دلانے کا ذریعہ بنایا کہ مسلمان ناقابلِ تسخیر نہیں ہیں۔ اور اگر وہ ترقی کرتے رہے ہیں تو اس کی وجہ اُن کی طاقت نہیں تھی بلکہ عرب قبائل کی بے توجہی تھی۔ عرب متحدہ کوشش کریں تو مسلمانوں پر غالب آجانا کوئی مشکل امر نہیں۔ اِس پروپیگنڈا کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے خلاف مخالفت زور پکڑتی گئی اور دیگر قبائل نے مسلمانوں کو تکلیف دینے میں مکہ والوں سے بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا شروع کیا۔ بعض نے کھلم کھلا حملے شروع کر دیئے اور بعض نے خفیہ طور پر اُن کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا۔

ہجرت کے چوتھے سال عرب کے دو قبائل عضل اور قارة نے اپنے نمائندے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج کر عرض کیا کہ ہمارے قبائل میں بہت سے آدمی اِسلام کی طرف مائل ہیں اور درخواست کی کہ کچھ آدمی جو تعلیم اِسلام سے پوری طرح سے واقف ہوں، بھیج دیئے جائیں تاکہ وہ اُن کے درمیان رہ کر اُن کو اِس نئے مذہب کی تعلیم دیں۔ دراصل یہ ایک سازش تھی جو اِسلام کے پکے دشمن بنولحیان نے کی تھی اور ان کا مقصد یہ تھا کہ جب یہ نمائندے مسلمانوں کو لے کر آئیں گے تو وہ اُن کو قتل کر کے اپنے رئیس سفیان بن خالد کا بدلہ لیں گے۔ چنانچہ اُنہوں نے عضل اور قارة کے نمائندوں کو اِس غرض سے کہ وہ چند مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے آئیں، انعام کے بڑے بڑے وعدے دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا۔ جب عضل اور قارة کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر درخواست کی تو آپ نے اُن کی بات پر اعتبار کر کے دس مسلمانوں کو اُن کے ساتھ کر دیا کہ ان کو اِسلام کے عقائد اور اصولوں کی تعلیم دیں۔ جب یہ جماعت بنولحیان کے علاقہ میں پہنچی تو عضل اور قارة کے لوگوں نے بنولحیان کو اطلاع بھجوا دی اور اُن کو کہلا بھیجا کہ مسلمانوں کو یا تو گرفتار کر لیں یا موت کے گھاٹ اُتار دیں۔ اِس ناپاک منصوبے کے ماتحت بنولحیان کے دوسَو مسلح آدمی مسلمانوں کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور آخر مقام رجیع میں اُن کو آگھیرا۔ دس مسلمانوں اور دوسَو دشمنوں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں کے دل نورِ ایمان سے پُر تھے اور دشمن اِس سے تہی تھے۔ دس مسلمان ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے اور دوسَو آدمیوں کو دعوتِ مبارزت دی۔ دشمن نے ایک فریب کر کے اُن کو گرفتار کرنا چاہا اور اُن سے کہا کہ اگر تم نیچے اُتر آؤ تو تمہیں کچھ نہ کہا جائے گا، مگر مسلمانوں کے امیر نے کہا کہ ہم کافروں کے عہد و پیمان کو خوب دیکھ چکے ہیں۔ اس کے بعد اُنہوں نے آسمان کی طرف منہ اُٹھا کر کہا اے خدا! تو ہماری حالت کو دیکھ رہا ہے اپنے رسول کو ہماری اس حالت سے اطلاع پہنچا دے۔ جب کفّار نے دیکھا کہ مسلمانوں کی اِس چھوٹی سی جماعت پر اُن کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا تو انہوں نے اُن پر حملہ کر دیا اور مسلمان بغیر خوفِ شکست کے لڑتے چلے گئے، یہاں تک کہ دس میں سے سات شہید ہو گئے۔ باقی تین جو بچ رہے تھے اُن کو کفّار نے پھر وعدہ دیا کہ ہم تمہاری جانیں بچا لیں گے بشرطیکہ تم ٹیلے سے نیچے اُتر آؤ۔ لیکن جب وہ کفّار کے وعدہ پر اعتبار کر کے نیچے اُتر آئے تو کفار نے اُنہیں اپنی کمانوں کی تانتوں سے جکڑ کر باندھ لیا۔

اس پر اُن میں سے ایک نے کہا کہ یہ پہلی خلاف ورزی ہے جو تم اپنے عہد کی کر رہے ہو اللہ ہی جانتا ہے کہ تم اِس کے بعد کیا کرو گے۔ یہ کہہ کر اُس نے اُن کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ کفّار نے اُس کو مارنا اور گھسیٹنا شروع کر دیا۔ مگر آخر اُس کے مقابلے اور استقلال سے اِس قدر مایوس ہو گئے کہ اُنہوں نے اُس کو وہیں قتل کر دیا۔ باقی دو کو وہ ساتھ لے گئے اور بطور غلاموں کے قریش مکہ کے پاس فروخت کر دیا۔ ان میں سے ایک کا نام خبیبؓ تھا اور دوسرے کا زید۔ خبیبؓ کا خریدار اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لئے جسے خبیبؓ نے جنگِ بدر میں قتل کیا تھا خبیب کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ ایک دن خبیبؓ نے اپنی ضرورت کے لئے اُسترا مانگا۔ اُسترا خبیبؓ کے ہاتھ میں تھا کہ گھر والوں کا ایک بچہ کھیلتے ہوئے اُس کے پاس چلا گیا۔ خبیبؓ نے اِس کو اُٹھا کر اپنی ران پر بیٹھا لیا۔ بچے کی ماں نے جب یہ دیکھا تو دہشت زدہ ہوگئی اور اُسے یقین ہوگیا کہ اب خبیبؓ بچے کو قتل کر دے گا کیونکہ وہ خبیبؓ کو چند دنوں میں قتل کرنے والے تھے۔ اُس وقت اُسترا اُس کے ہاتھ میں تھا اور بچہ اُس کے اتنا قریب تھا کہ وہ اُسے نقصان پہنچا سکتا تھا۔ خبیبؓ نے اُس کے چہرے سے پریشانی کو بھانپ لیا اور کہا کہ کیا تم خیال کرتی ہو کہ میں تمہارے بچے کو قتل کر دوں گا؟ یہ خیال کبھی دل میں نہ لاؤ میں ایسا بُرا فعل نہیں کر سکتا۔ مسلمان دھوکا باز نہیں ہوتے۔ وہ عورت خبیبؓ کے اِس دیانتدارانہ اور صحیح طریق عمل سے بہت متأثر ہوئی۔ اِس بات کو اُس نے ہمیشہ یاد رکھا اور ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ میں نے خبیبؓ سا قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ آخر کار مکّہ والے خبیبؓ کو ایک کھلے میدان میں لے گئے تا اُس کو قتل کر کے جشن منائیں۔ جب اُن کے قتل کا وقت آن پہنچا تو خبیبؓ نے کہا کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ قریش نے اُن کی یہ بات مان لی اور خبیبؓ نے سب کے سامنے اِس دنیا میں آخری بار اپنے اللہ کی عبادت کی۔ جب وہ نماز ختم کر چکے تو اُنہوں نے کہا کہ میں اپنی نماز جاری رکھنا چاہتا تھا مگر اس خیال سے ختم کر دی ہے کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ میں مرنے سے ڈرتا ہوں۔ پھر آرام سے اپنا سر قاتل کے سامنے رکھ دیا اور ایسا کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے:

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَأْ
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٖ

یعنی جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے پرواہ نہیں ہے کہ میں کس پہلو پر قتل ہو کر گروں۔ یہ سب کچھ خدا کے لئے ہے۔ اور اگر میرا خدا چاہے گا تو میرے جسم کے پارہ پارہ ٹکڑوں پر برکات نازل فرمائے گا۔

خبیبؓ نے ابھی یہ شعر ختم نہ کیے تھے کہ جلاد کی تلوار اُن کی گردن پر پڑی اور اُن کا سر خاک پر آگرا۔ جو لوگ یہ جشن منانے کے لئے جمع ہوئے تھے اُن میں ایک شخص سعید بن عامر بھی تھا جو بعد میں مسلمان ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ جب کبھی خبیبؓ کے قتل کا ذکر سعید کے سامنے ہوتا تو اس کو غش آجایا کرتا۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا

عہدِ خلافت خامسہ کا ایک عظیم الشان سنگِ میل

''جامعہ احمدیہ، انٹرنیشنل گھانا''

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی وفات سے سلسلہ میں علماء کا جو خلاء پیدا ہوا اس سے حضرت اقدس مسیح موعود کو بہت تشویش ہوئی اور خدائی تصرف کے ماتحت آپ کا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ علماء تیار کرنے کا کوئی مستقل انتظام ہونا چاہئے، چنانچہ مختلف آراء اور تجاویز کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں ہی دینیات کی ایک شاخ کھول دی جائے جس کا آغاز 1906ء میں کر دیا گیا اور اسی شاخ کے قیام سے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعود اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی خواہش دینی مدرسہ کے قیام کی تھی۔ اس لئے مدرسہ تعلیم الاسلام کے علاوہ بالکل الگ انتظام کے تحت ایک مدرسہ دینی علوم کیلئے قائم کیا جائے۔ چنانچہ یہ ادارہ ترقی کرتے کرتے جامعہ احمدیہ کی شکل میں ظہور پذیر ہوا۔

(الفضل 21 نومبر 1935ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 3 اپریل 1987ء کو وقفِ نو کی تحریک کا اجراء فرمایا تو اس امر کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی گئی کہ کثرت کے ساتھ آنے والے ان نئے واقفین نو کی تعلیم و تربیت کے لئے نئی عمارات اور وسیع انتظامات کی ضرورت ہوگی چنانچہ 2002ء میں جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ کے نام سے ایک وسیع کمپلیکس تعمیر کیا گیا جسے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس کا افتتاح ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا، جو اس وقت ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی تھے۔

جامعہ کی وسعت کی جانب یہ قدم ایسا مبارک اور مقبول ٹھہرا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت میں یہ نور ملکوں ملک پھیلنا شروع ہو گیا۔ آپ نے دنیا بھر میں نئے احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کی عظیم الشان ذمہ داریاں اٹھانے کیلئے جامعہ احمدیہ کو وسعت دینے کا فیصلہ فرمایا اور کینیڈا، جرمنی اور انگلستان میں نئے جامعات قائم کر دیئے گئے جن میں سے بعض ممالک کے فارغ التحصیل طلباء اب میدانِ عمل میں اپنی ذمہ داریاں بھی نبھا رہے ہیں۔

توسیع کے اس سلسلہ کی ایک بہت بڑی سعادت اس وقت براعظم افریقہ کے حصہ میں آئی جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کی تعمیر کے لئے افریقہ کا انتخاب فرمایا۔ یہ ایک بہت بڑی سعادت بھی تھی لیکن اپنی ذات میں ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی تھی جو مغربی افریقہ کے ایک خوبصورت ملک گھانا کا مقدر بنی اور گھانا کے سینٹرل ریجن کے ایک قصبے منکسم میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب گھانا جناب ڈاکٹر مولوی عبدالوہاب صاحب آدم کی زیرنگرانی مختلف احباب نے اس منصوبے کے لئے مناسب مقام کا انتخاب کیا اور ستمبر 2011ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے یہاں کام کا آغاز کیا اور محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے گیارہ ماہ کی ریکارڈ مدت میں اس ادارہ کو ابتدائی ضروریات کیلئے مکمل کر دیا۔

کام کی رفتار میں یہ تیزی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل، حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کی بدولت ممکن ہوئی۔ مکرم امیر صاحب گھانا نے اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ذاتی محبت کے ساتھ جدوجہد اور کوشش کی، ہر ضرورت کو بروقت پورا کیا جبکہ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ بھی بھرپور محنت سے کاموں کو مکمل کرنے میں کوشاں رہے۔ دیگر احباب جماعت بھی اپنی اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق خدمات پیش کرتے رہے۔

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کے لئے 152 ایکڑ رقبہ مختص کیا گیا ہے جس میں سے 139 ایکڑ ایک مخلص مقامی احمدی دوست مکرم الحاج ابوبکر صاحب نے جماعت کو پیش کیا ہے۔ فرنیچر اور عمارتی لکڑی کے کام کے لئے مکرم محمد ابراہیم صاحب Takoradi نے بے انتہا تعاون کیا، اور ذاتی دلچسپی سے تمام کام عمدہ رنگ میں مکمل کیا۔ اسی طرح مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر گھانا، برادرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب، احمدیہ ہسپتال Daboase، مکرم الحاج محمد فاروق صاحب، مکرم عبدالوہاب عیسیٰ صاحب اور مکرم برادرم حمید اللہ ظفر صاحب اور دیگر بہت سے احباب نے بھی قدم قدم پر تعاون فرمایا۔

گھانا کا سینٹرل ریجن ملک کا انتہائی خوبصورت ساحلی علاقہ ہے، جسے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ 1921ء میں احمدیت کا ابتدائی پیغام یہیں سے نہ صرف گھانا بلکہ دیگر افریقی ممالک تک بھی پہنچا۔ اسی مرکزی ریجن کے ایک شہر منکسم (Mankessim) میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل تعمیر کیا گیا ہے، جس کا افتتاح 26 اگست 2012ء بروز اتوار کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں شمولیت کیلئے ملک بھر سے احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد تشریف لائی، جبکہ غیراز جماعت معززین اور علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف بھی تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ دن کے گیارہ بجے مکرم امیر صاحب کی آمد پر پروگرام کا آغاز ہوا۔ علاقائی چیف نے گھانا کا پرچم فضا میں بلند کیا جبکہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا مکرم عبدالوہاب آدم صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ بعد ازاں اس اجتماعی دعا کی گئی اور تمام مہمانان جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام پڑھا گیا۔ جس کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ خاکسار نے جامعہ احمدیہ کے قیام کی تاریخ اور غرض و غایت بیان کی اور اس ادارے کے مقاصد بیان کئے۔ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن نے اس ادارے کی تعمیر کے بارے میں رپورٹ اور تفصیلات بیان کیں۔ جبکہ آنے والے معزز مہمانوں نے بھی اس ادارے کے بارے میں اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ بعض مہمانوں نے اس امر پر خوشگوار حیرت کا بھی اظہار کیا کہ ایک سال سے بھی کم عرصہ میں ایسی خوبصورت اور دیدہ زیب عمارت کی تعمیر کیسے ممکن ہوگئی۔ مکرم امیر صاحب جماعت گھانا نے اپنے خطاب میں بیان کیا کہ یہ ادارہ ایسے وجود پیدا کرے گا جو مذہبی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے کام کریں گے اور دین کی خوبصورت تعلیمات کو دنیا تک پہنچائیں گے۔

ان تقاریر کے بعد جامعہ کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا اور مہمانوں نے تمام عمارات کا دورہ کیا۔ آنے والے معززین نے جامعہ کے تعمیراتی کام کو بہت سراہا۔ اور تعمیر کی بہت تعریف کی۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ سینٹرل ریجن کی معزز منسٹر Mrs. Ama Benyiwa Doe نے بعد ازاں ایک ملاقات میں جماعت احمدیہ کی علمی خدمات کو بہت سراہا اور کہا کہ اس ادارے کی تعمیر سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دین کی حقیقی اور خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں گے، اور باطل تصورات کا خاتمہ اپنے اس علم کے ذریعہ کریں گے جو وہ یہاں سیکھیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس زمانے میں ایسے ادارے کی بہت ضرورت تھی جسے محسوس کرتے ہوئے جماعت نے بروقت یہ انتظام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ریجن کی سربراہ ہونے کے ناطے، اس ادارہ کو اپنے ریجن میں خوش آمدید کہتی ہیں۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ کے افتتاح کے موقعہ پر طلباء اور اساتذہ جامعہ کے لئے از راہ شفقت ایک خصوصی پیغام بھی بھجوایا جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب، امیر و مشنری انچارج احمدیہ ...... جماعت گھانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ گھانا میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ الحمدللہ۔ اس بہت بڑی نعمت کے عطا ہونے پر ہمیں اللہ کا بہت شکرگزار ہونا چاہئے۔ جامعہ کے قیام کا بنیادی مقصد حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:

''مدرسہ کی سلسلہ جنبانی کی بھی اگر کوئی غرض ہے تو یہی ہے۔ اسی لئے مَیں نے کہا تھا کہ اس کے متعلق غور کیا جاوے کہ یہ مدرسہ اشاعت (حق) کا ایک ذریعہ بنے اور اس سے ایسے عالم اور زندگی وقف کرنے والے لڑکے نکلیں جو دنیا کی نوکریوں اور مقاصد کو چھوڑ کر خدمت دین کو اختیار کریں۔ ...... اور وہ (دین) کی خوبیوں اور کمالات کو پرزور اور پرشوکت الفاظ میں ظاہر کر سکیں''۔

(الحکم 10 فروری 1906ء)

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور ہم مسلسل اللہ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا رہے ہیں یہ بہت بڑا مقصد ہے جو ہمارے ذمہ ہے۔ اس بلند مقصد کے حصول کیلئے اگر ہم (مربیان) کی تعداد کا اندازہ لگائیں جن کی ہمیں ضرورت ہے تو یہ تعداد اتنی بڑی ہے کہ اگر ہم چند موجود جامعات کا اندازہ لگائیں اور ان میں پڑھنے والے طلباء کو شمار کریں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ تعداد ہمارے مقصد کے حصول کے لئے کافی نہیں ہے۔

پس اس جامعہ کا قیام جماعت کی ان کوششوں کا ایک حصہ ہے جو وہ مختلف ممالک میں جامعات کے قیام کیلئے کر رہی ہے۔ اللہ نے ہمیں یہ نادر موقع عطا فرمایا ہے کہ گھانا میں ایک جامعہ انٹرنیشنل کا آغاز ہوا ہے۔ جو تمام افریقن ممالک سے آنے والے طلباء کے لئے ہوگا کہ وہ آئیں اور دینی تعلیم حاصل کریں۔ یہ علم وہ مبارک روشنی ہے جو آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ اس

زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے ہمیں اس روشنی سے دوبارہ منور کیا ہے اور ہمیں وہ مکمل روحانی علم عطا فرمایا ہے جسے ہم نے دنیا کے ہر کونے میں پھیلانا ہے۔

جامعہ کی وسعت کے حوالے سے **حضرت مصلح موعود کی ایک بیٹی نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ ایک** جہاز ہوا میں اڑ رہا ہے اور انہوں نے دیکھا کہ حضرت مصلح موعود جہاز میں بیٹھے ہیں اور وہ ان کے ساتھ بیٹھی ہیں، جہاز ہوا میں اڑتا چلا جارہا ہے اور اس کے نیچے جامعہ کی عمارت بھی چلتی چلی جارہی ہے اور ختم نہیں ہوتی۔ **جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دن جامعات ساری دنیا میں پھیل جائیں گے۔ مزید اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ ان جامعات سے فارغ التحصیل خلافت احمدیہ کی مسلسل تربیت اور نگرانی میں ساری دنیا میں پھیلتے چلے جائیں گے۔**

آپ میں سے جو طلباء اس جامعہ میں داخل ہونے کا اعزاز پا رہے ہیں وہ انتہائی خوش نصیب ہیں۔ میری آپ کو نصیحت یہ ہے کہ آپ اپنا دینی علم بڑھائیں اور اس کے لئے اپنی ساری توجہ اپنی تعلیم پر مرکوز رکھیں۔ جو بھی علم آپ کو دیا جائے اسے یاد رکھیں اور اسے مکمل سمجھنے کی کوشش کریں نہ صرف امتحان پاس کرنے کے لئے بلکہ آپ جو بھی علم حاصل کریں وہ آپ کی روزمرہ زندگی کا حصہ بن جائے اور مزید پھیلتا چلا جائے۔

سب سے قیمتی علم قرآن کا علم ہے۔ اس لئے آپ کو قرآن کا صحیح ترجمہ سیکھنا چاہئے، تفسیر پڑھیں اور قرآنی آیات پر غور کرنا اپنا روزمرہ کا معمول بنالیں۔ اس کے لئے پہلے دن سے آپ کی توجہ قرآن پر مبذول ہونی چاہیے۔ کیونکہ قرآن کے بغیر آپ ترقی نہیں کر سکتے۔ پھر آپ کو حدیث میں بھی مہارت پیدا کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود کی کتب اپنے اندر حدیث اور قرآن کی عظیم الشان تفسیر لئے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کی کتب کا مکمل اور سمجھ کر مطالعہ آپ کا واحد مقصد ہونا چاہئے تاکہ آپ قرآن میں موجود خوبصورت تعلیم سے روشناس ہو سکیں۔ اس کے علاوہ آپ کے ذہن میں کوئی اور مقصد نہیں ہونا چاہئے۔

آپ کو خصوصی توجہ اپنے اخلاق پر دینی چاہئے تاکہ آپ مسلسل اپنی اخلاقی حالتوں میں ترقی کر سکیں۔ آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ خود کو غیر ضروری دنیاوی معاملات سے بچائیں تاکہ جب آپ میدان عمل میں جائیں تو ایسا معلوم ہو کہ آپ ابھی بھرپور توانائی کے ساتھ اللہ کی طرف سے آئے ہیں تاکہ اس کے دین کو دنیا میں پھیلا سکیں۔

میدان عمل میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے جو آپ پر ڈالی جائیں گی یہ ضروری ہے کہ پہلے آپ اپنے پیدا کرنے والے خدا کے ساتھ ایک زندہ تعلق پیدا کریں۔ آپ کو مسلسل اس آیت کی تلاوت کرنی چاہیے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحۃ:6) ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ آپ کو یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہئے اور اللہ کے حضور جھکنا چاہئے۔

(مربیان) مذہبی امور میں ایک نمونہ ہوتے ہیں اور آپ کا کام تربیت کرنا اور دوسروں کی اصلاح کرنا ہے۔ اس لئے جب تک آپ میں تقویٰ گہرائی تک سرایت نہیں کرے گا آپ دوسروں کی ہدایت اور راہنمائی، ہدایت کی راہوں کی طرف نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ کے ہر عمل میں تقویٰ مدنظر رہنا چاہئے کیونکہ یہ آپ کے تقویٰ کا نمونہ ہی ہے جو لوگوں میں ایک مثبت پاک تبدیلی پیدا کرے گا۔

جب آپ نے اپنی زندگی دین کیلئے وقف کر دی ہے تو یہ بھی ضروری ہے کہ آپ دینی علم سیکھیں اور بہترین راستے اس کے لئے وہ ہیں جو اللہ نے ہمیں سکھائے ہیں۔ سب سے ضروری چیز نماز کا قیام ہے یعنی باجماعت نماز کا قیام۔ آپ کو روزانہ باجماعت نماز ادا کرنی چاہئے۔ تہجد پڑھنی چاہئے اور نوافل ادا کرنے چاہئیں اور روزانہ ایک حصہ قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہئے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ بطور (مربی) آپ کو خود انحصاری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اپنے وسائل میں گزارہ کرنا سیکھنا چاہئے۔ آپ کو ہر وقت اللہ سے مدد اور ہدایت مانگنی چاہئے۔

یہ میری دعا ہے کہ اللہ اس نئے جامعہ پر اور اس کے سٹاف اور طلباء پر اپنا فضل کرے اور یہ جامعہ سینکڑوں، ہزاروں صالح اور باہمت (مربیان) پیدا کرنے والا ہو جن کی بے لوث خدمات اور کوششیں ...... اور احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا باعث بن جائیں۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ والسلام

آپ کا خیر خواہ

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب جلسہ سالانہ یوکے 8/ستمبر 2012ء میں بھی اس جامعہ کی تعمیر کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:۔

''جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل میں آ گیا ہے۔ بڑی خوبصورت بلڈنگ بنی ہے اور مزید تعمیر ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ وہاں تمام افریقن ممالک کے بچے جا کے شاہد کی ڈگری حاصل کریں گے۔ پہلے وہاں تین سالہ کورس تھا اب وہاں سے باقاعدہ شاہد کی ڈگری ملا کرے گی۔''

حضور انور کی خاص دعاؤں اور توجہ کے سبب اپنے افتتاح کے بعد پہلے ہفتہ میں ہی یہ ادارہ شہر میں معروف ہو چکا ہے اور اکثر لوگ اسے اپنے شہر میں ایک خوبصورت اضافہ قرار دیتے ہیں۔ منکسم کے مرکزی راستے سے ساحل کی جانب جانے والی ذیلی سڑک جو ابھی پختہ نہیں ہے پر یہ ادارہ واقع ہے۔ جہاں سے ایک دورویہ سڑک جامعہ کی عمارت کی جانب جاتی ہے۔ اس سڑک کے دونوں اطراف ایک سو کے لگ بھگ رائل پام کے درخت لگائے گئے ہیں جو کچھ عرصہ میں اس عمارت کی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث بن جائیں گے۔ جامعہ کی مرکزی عمارت خوبصورت اور وسیع ہے جس میں فی الوقت دفاتر، لائبریری، میٹنگ روم، سٹاف روم، کلاس رومز، باتھ رومز کے ساتھ ساتھ طلباء کی رہائش بھی واقع ہے جبکہ آئندہ مراحل میں الگ ہوسٹل کی تعمیر کے بعد طلباء کی رہائش وہاں منتقل کر دی جائے گی۔

عمارت میں داخل ہوتے ہی ایک لابی ہے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک خوبصورت تصویر اور تعارف آویزاں کیا گیا ہے۔ نیز خلافت احمدیہ کے بارے میں بعض ارشادات بھی لکھے گئے ہیں۔ اسی لابی کے ایک جانب پرنسپل اور انتظامیہ کے دفاتر ہیں جبکہ دوسری جانب ہوادار اور کشادہ کلاس روم واقع ہے۔ اسی لابی کے ایک جانب سے بالائی منزل تک جانے کے لئے سیڑھیاں بنائی گئی ہیں جہاں طلباء کی رہائش، لائبریری اور کانفرنس روم واقع ہے۔ جامعہ کی عمارت کے سامنے ایک فلیگ پوسٹ بھی بنائی گئی ہے۔

جامعہ کی بیت ابھی زیر تعمیر ہے جس میں تعمیر کے بعد پانچ سو افراد نماز ادا کر سکیں گے۔ فی الوقت نماز کا انتظام ایک ہال میں کیا گیا ہے، جو ڈائننگ روم کا ایک حصہ ہے۔ احاطہ جامعہ میں دو کمروں پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی بنایا گیا ہے۔

جامعہ انٹرنیشنل کا رقبہ باون ایکڑ ہے جس کا ایک چوتھائی رقبہ ابھی آباد کیا گیا ہے جبکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق تعمیراتی کام ابھی جاری ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ چند سالوں میں حضور انور کی توجہ اور شفقت کی بدولت یہ ادارہ دنیا کے جامعات میں ایک نمایاں مقام اور مرتبہ حاصل کرلے گا۔

جامعہ کے سٹاف میں درج ذیل اساتذہ شامل ہیں: خاکسار فرید احمد نوید پرنسپل، مکرم مرزا خلیل احمد بیگ صاحب، مکرم حافظ عبدالمجید طاہر صاحب، مکرم نوید احمد منگلا صاحب

جبکہ پہلے سال جامعہ میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد 18 ہے جن کا تعلق افریقہ کے 8 ممالک سے ہے۔ تاریخی ریکارڈ کی غرض سے ان طلباء کے نام اور ملک تحریر ہیں:

شمس الدین بوٹینگ، محمد کوئی، شریف بن جعفر، مصطفیٰ عثمان، ڈونکو ابو بشیر، حافظ اسماعیل احمد آڈوسائی از گھانا، ٹونو حبیب از بینن، عبدالرزاق لمبونی از ٹوگو، عبدالرؤوف، نورالدین، بیلو مبارک از نائیجیریا، یوسف رشید اوباٹ از کینیا، حافظ اظہر نکوٹو، رمضان کبا گامبے، ذکی احمد تموزادے از یوگینڈا، جنگانی حسن از بورکینا فاسو، محمد مورس کمارا، حامد علی بنگورا از سیرالیون۔

یہ طلباء جماعت احمدیہ کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہیں، دین کی سربلندی کیلئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کا عہد کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب ان کے ذریعہ سے دنیا کی سعید روحوں تک احمدیت کا پیغام پہنچ سکے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل 19/اکتوبر 2012ء)

حضرت ماسٹر چوہدری محمد علی اشرف صاحب

کا عشق قرآن

سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدانما مجلس اور پاکیزہ صحبت کی برکتوں نے کس طرح آپ کے خدام میں عشق قرآن اور ایثار نفس کے اوصاف نمایاں کردیئے اس کا ایک نمونہ حضرت ماسٹر چوہدری محمد علی خان صاحب اشرف کے قلم سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم کرم دین کے مقدمہ میں بہت سے لوگ حضرت اقدس کے ساتھ گورداسپور میں تھے۔ میرے پاس ایک بڑے سائز کا مترجم قرآن شریف تھا۔ جو مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے اپنے ہاتھ سے دربار خاص میں مجھے انعام دیا تھا۔ کیونکہ میں نے آٹھویں جماعت خاص امتیاز سے مہاراجہ کی ریاست میں پاس کی تھی اور مجھ سے دریافت کیا گیا تھا کہ انعام میں کیا لو گے تو میں نے قرآن مجید مترجم کے لئے عرض کیا اور وہی مجھ کو دیا گیا۔ جس پر ماسوائے یونیورسٹی پنجاب کی سند کے ریاست کی طرف سے بھی مطبوعہ سند جلد قرآن کریم کے اندر کی طرف آویزاں وچسپاں تھی۔ وہ قرآن کریم چونکہ موٹے حروف میں تھا نیز مجھے انعام میں ملا ہوا تھا۔ مجھے اتنا عزیز تھا کہ ہمیشہ میں اس انعامی قرآن شریف کو سفر وحضر میں اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ حضرت کے دوست احباب بھی وہاں موجود تھے۔ حضرت مولوی عبدالستار صاحب کابلی بھی تھے۔ انہوں نے اس قرآن شریف کو دیکھ کر ایسا پسند کیا کہ مجھ سے مانگنے پر مجبور ہو گئے۔ مجھے فرمایا کہ ''چونکہ میری نظر کمزور ہے اس لئے مجھے اپنا جلی حروف والا قرآن کریم دے دو'' اور مجھے چھوٹی سی عکسی حمائل اس کے بدلے میں دے دی اور قرآن مجید مجھ سے لے لیا۔

حضرت اقدس کی صحبت میں رہنے سے چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی ایثار کا مادہ ہو گیا تھا۔ باوجودیکہ میں طالب علم تھا اور انعامی قرآن کریم کا گرویدہ مگر میں نے ان کی درخواست کو رد کرنا مناسب نہ سمجھا اور ان سے دعائیں لیں۔

(الحکم 28 جنوری 1935ء ص5)

مکرم ملک طاہر احمد صاحب

حضرت مصلح موعود کی پیدائش اور جماعت احمدیہ کا قیام

حضرت مسیح موعود اپنے اشتہار شائع شدہ مورخہ 12 جنوری 1889ء میں فرماتے ہیں۔

مضمون تبلیغ جو اس عاجز نے اشتہار یکم دسمبر 1888ء میں شائع کیا ہے جس میں بیعت کے لئے حق کے طالبوں کو بلایا ہے۔ اس کی مجمل شرائط کی تشریح یہ ہے۔ (اس کے آگے حضور نے دس شرائط بیعت تحریر فرمائی ہیں) پھر فرماتے ہیں:۔

یہ وہ شرائط ہیں جو بیعت کرنے والوں کے لئے ضروری ہیں جن کی تفصیل یکم دسمبر 1888ء کے اشتہار میں نہیں لکھی گئی اور واضح رہے کہ اس دعوت بیعت کا حکم تخمیناً مدت دس ماہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکا ہے لیکن اس کی تاخیر اشاعت کی یہ وجہ ہوئی ہے کہ اس عاجز کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی رہی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا رہا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں۔ جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور جو کچی اور سریع التغیر اور مغلوب شک نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے ایک ایسی تقریب کی انتظار رہی کہ جو سچوں اور کچوں اور مخلصوں منافقوں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ سو اللہ جل شانہ نے اپنی کمال حکمت اور رحمت سے وہ تقریب بشیر احمد کی موت کو قرار دے دیا اور خام خیالوں اور کچوں اور بدظنوں کو الگ کر کے دکھلا دیا اور وہی ہمارے ساتھ رہ گئے جن کی فطرتیں ہمارے ساتھ رہنے کے لائق تھیں اور جو فطرتاً قوی الایمان نہیں تھے اور تھکے اور ماندے تھے وہ سب الگ ہو گئے اور شکوک و شبہات میں پڑ گئے۔ پس اسی وجہ سے ایسے موقع پر دعوت بیعت کا مضمون شائع کرنا نہایت چسپاں معلوم ہوا۔ تاخس کم جہاں پاک کا فائدہ ہم کو حاصل ہو اور مغشوشین کے بدانجام کی تلخی اٹھانی نہ پڑے اور تا جو لوگ جو اس ابتلاء کی حالت میں اس دعوت بیعت کو قبول کر کے اس سلسلہ مبارکہ میں داخل ہو جائیں وہی ہماری جماعت سمجھے جائیں اور وہی ہمارے خالص دوست متصور ہوں اور وہی ہیں جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں انہیں ان کے غیروں پر قیامت تک فوقیت دوں گا اور برکت اور رحمت ان کے شامل حال رہے گی اور مجھے فرمایا کہ تو میری اجازت سے اور میری آنکھوں کے روبرو یہ کشتی تیار کر۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ خدا سے بیعت کریں گے۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ اور اپنے رب کریم کو اکیلا مت چھوڑو۔ جو شخص اسے اکیلا چھوڑتا ہے وہ اکیلا چھوڑا جائے گا۔

سو حسب فرمودہ ایزدی دعوت بیعت کا عام اشتہار دیا جاتا ہے اور متحملین شرائط متذکرہ بالا کو عام اجازت ہے کہ بعد ادائے استخارہ مسنونہ اس عاجز کے پاس بیعت کرنے کے لئے آویں۔ خدا تعالیٰ ان کا مددگار ہو اور ان کی زندگی میں پاک تبدیلی کرے اور ان کی سچائی اور پاکیزگی اور محبت اور روشن ضمیری کی روح بخشے۔ آمین ثم آمین

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص160)

اسی اشتہار کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی 1888ء و اشتہار دسمبر 1888ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج 12 جنوری 1889ء میں مطابق 9 جمادی الاول 1306ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔

اس اشتہار میں درج ذیل باتیں قابل غور ہیں کہ واضح رہے کہ اس دعوت بیعت کا حکم تخمیناً مدت دس ماہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکا ہے۔

دوسری بات یہ کہ 12 جنوری 1889ء کو حضرت مصلح موعود کی پیدائش۔

اب ہم تخمیناً دس ماہ پیچھے کی طرف جاتے ہیں اور 12 جنوری 1889ء سے بھی پیچھے کی طرف جاتے ہیں تو حکم ربی بابت جماعت کا قیام اور حکم ربی بابت پیدائش حضرت مصلح موعود ایک ہی وقت میں پاتے ہیں۔

اس جگہ خاکسار حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ایک بیان لکھنا چاہتا ہے جو کہ ماہنامہ مصباح نومبر دسمبر 1968ء میں چھپا ہوا ہے۔ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب نے چند سوالات حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں بھیجے تھے جو کہ ان کو حضرت مصلح موعود کی سیرت طیبہ کی تدوین کے سلسلہ میں بعض معلومات کے حصول کے لئے درکار تھے۔

سوال: حضرت فضل عمر کی پیدائش سے پہلے حضرت اماں جان یا حضور کے علاوہ کسی اور کا کوئی خواب یا کشف؟

جواب: میں نے حضرت (اماں جان) کو ایک خواب بیان فرماتے سنا بلکہ مجھے بھی مخاطب کر کے سنایا ہے۔ دو چار بار فرمایا۔

جب تمہارے بڑے بھائی پیدا ہونے کو تھے تو ایام حمل میں میں نے خواب دیکھا کہ میری شادی مرزا نظام الدین سے ہو رہی ہے اس خواب کا میرے دل پر مرزا نظام الدین کے اشد مخالف ہونے کی وجہ سے بہت برا اثر پڑا کہ دشمن سے شادی میں نے کیوں دیکھی؟ میں تین روز تک برابر مغموم رہی اور اکثر روتی تھی تمہارے ابا یعنی حضرت مسیح موعود سے میں نے ذکر نہیں کیا۔ مگر جب آپ نے بہت اصرار کیا کہ بات کیا ہے؟ کیا تکلیف پہنچی ہے؟ مجھے بتانا چاہئے تو میں نے ڈرتے ڈرتے یہ خواب بیان کیا۔ خواب سن کر تو آپ بے حد خوش ہو گئے اور فرمایا اتنا مبارک خواب اور اتنے دن تم نے مجھ سے چھپایا؟ تمہارے ہاں لڑکا اسی حمل سے پیدا ہوگا اور نظام الدین کے نام پر غور کرو اس کا مطلب یہ مرزا نظام الدین نہیں۔ تم نے اتنے دن تکلیف اٹھائی اور مجھے یہ بشارت نہیں سنائی۔

اپنا بچپن کا ایک خواب یاد آ گیا۔ یاد رہا اور کچھ سال ہوئے میں نے لکھ بھی لیا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا (میں خواب میں اوپر کے صحن میں کھڑی تھی) کہ ہمارے صحن کا کنواں لبالب پانی سے بھرا ہے اور ایک جوان نوعمر (جس کی پشت سے بڑے بھائی صاحب ہی معلوم ہوتے تھے) تیز تیز اس کنواں کے گرد گھوم رہا ہے اور اس کی زبان پر اونچی آواز سے یہ الفاظ جاری ہیں وہ آواز گونجتی ہے اور در و دیوار سے یہ آواز آ رہی ہے۔

انی جاعل ...... آنکھ کھلی تو میرے بڑے بھائی صاحب کا سر صرف شانوں تک میرے تکیہ پر تھا پہلے تو میں دیکھتی رہی۔ مگر جب وہ کیفیت دور ہو گئی تو ڈر کر حضرت مسیح موعود کو پکارا اور کہا میں نے اس طرح دیکھا ہے آپ نے فرمایا یہ کشف تھا۔ ڈرو نہیں بہت مبارک خواب اور کشف ہے۔

(تحریرات مبارکہ ص219)

اب مندرجہ بالا تحریرات کو سامنے رکھیں اور دیکھیں کہ حضرت مصلح موعود کی پیدائش اور جماعت احمدیہ کا قیام دونوں کچھ اس طرح سے مربوط ہیں کہ دونوں کو کسی طرح بھی الگ نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت مسیح موعود کو جو کام اور جو مشن اللہ تعالیٰ نے سونپا تھا یعنی تکمیل اشاعت دین حق وہ سلسلہ بیعت کو چاہتا تھا۔ وہ ایک منظّم جماعت کو چاہتا تھا اور ساتھ ساتھ وہ ایک ایسے وجود کو چاہتا تھا جو اس جماعت کو اور جو اس سلسلہ کو لے کر آگے چلے اور تمام دنیا میں نہ صرف یہ کہ اس کو پھیلا دے بلکہ نہایت مضبوطی سے قائم کر دے تاکہ قیامت تک یہ دین تمام بنی نوع انسان کی بھلائی، سکون، آشتی اور امن کا باعث بنے۔

دوسری طرف پیشگوئی حضرت مصلح موعود کو دیکھیں کہ کس طرح وہ پیشگوئی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ذات بابرکات میں پوری ہوئی اور 5 اور 6 جنوری 1944ء کی شب پورے 55 سال آپ کی پیدائش کے بعد اور پورے 30 سال آپ کی خلافت کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو واضح طور پر بتلایا کہ آپ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں گو کہ اس سے پہلے آپ کے کام کو دیکھ کر بیشمار لوگ برملا کہہ رہے تھے کہ وہ تمام نشانیاں وہ تمام فرمودات ایزدی آپ کی ذات بابرکات میں پورے ہو چکے لیکن آپ نے فرمایا:۔

''......مگر میں نے ہمیشہ اس کو قبول کرنے سے احتراز کیا اور میں نے یہ کبھی دعویٰ نہ کیا کہ میں اس پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ میں نے اپنے دل میں کہا جو خدا کا کلام ہے جب تک خدا اس کے متعلق یہ تصدیق نہ کرے کہ یہ میرے ذریعہ سے پورا ہو چکا ہے اس وقت تک بولنا میرے لئے مناسب نہیں ہے۔ مجھے کیا خبر ہے کہ میں اس پیشگوئی کا مصداق ہوں یا نہیں ہوں؟ اگر میں اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ہوں تو کیوں میں ایک غلط بات کہوں اور اگر میں اس کا مصداق ہوں تو جس خدا نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے اس کا یہ کام ہے کہ وہ مجھے خبر دے کہ میں اس کا مصداق ہوں۔ پس گو جماعت نے متواتر اصرار کیا کہ میں اس پیشگوئی کا اپنے آپ کو مصداق قرار دوں مگر میں نے کبھی اس پیشگوئی کا اپنے آپ کو مصداق قرار نہ دیا اور جب بھی یہ پیشگوئی میرے سامنے آتی میں اس پر سے خاموشی کے ساتھ گزر جاتا۔ اس عرصہ میں دشمن نے چیلنج بھی کئے کہ اگر یہ شخص اس پیشگوئی کا مصداق ہے تو بولتا کیوں نہیں۔ مگر میں نے ہمیشہ یہی سمجھا کہ خدا پر تقدم تقویٰ کے خلاف ہے۔ پس میں خاموش رہا اور باوجود جماعت کے اصرار اور دشمنوں کے چیلنج کے میں نے کبھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ یہاں تک کہ تیس سال کا لمبا عرصہ اس پر گزر گیا اور یہ مضمون قریباً ٹھنڈا ہو گیا۔ دوستوں نے زور لگایا کہ میں اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان کروں مگر میں خاموش رہا۔ دشمنوں نے کہا کہ اگر یہ اس پیشگوئی کا مصداق ہے تو بولتا کیوں نہیں؟ مگر میں نہ بولا۔

(انوار العلوم جلد 17 ص156)

پھر اس کے آگے حضور اپنی وہ رویا بیان کرتے ہیں جو حضور نے 5 اور 6 جنوری 1944ء کی درمیانی رات کو دیکھی جس میں اللہ تعالیٰ نے نہایت واضح طور پر آپ کو بتا دیا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں اور حضرت مسیح موعود کے خلیفہ اور مثیل ہیں غرض حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد جن کا ایک نام فضل عمر بھی ہے اپنی پیدائش سے پہلے اور پھر اپنی تمام عمر اور پھر وفات کے بعد بھی موجودہ زمانہ میں دین حق کی نشاۃ ثانیہ میں ایک لازوال اور بنیادی کردار ادا کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں جو کہ پیشگوئی مصلح موعود کا لازمی پہلو ہے۔

مکرم ڈاکٹر عمران احمد صاحب

دسمبر آ گیا ہے۔ جلسہ سالانہ کی پر کیف یادیں

میں نے جب اسے پہلی بار دیکھا تو بھاگ کر کواڑ کی اوٹ لے لی۔ دانتوں میں انگلی دبائے، بغیر پلکیں جھپکائے اسے اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا تب جوتی کا وہ پیر جو گھبراہٹ میں پیچھے رہ گیا تھا واپس پہنا اور ڈھول سے اٹی کھیل کود میں پھر سے مصروف ہو گیا۔ نہ جانے ناٹے قد کا وہ باریش پٹھان اب بھی جیتا ہے یا نہیں جو صبح کے سکوت میں ''بالن بالن'' کی آواز لگاتا ہوا نمودار ہوتا اور اس کے اونٹوں کے گلے میں بندھی گھنٹیوں کی مدھر آواز خنک ہواؤں سے ہم آہنگ ہو کر ہمارے خوابیدہ ذہنوں پر دستک دیتی۔ اور پھر پرالی سے لدے اونٹوں کے قافلے بھی تو اسی چاہت کے موسم کا سندیسہ لئے ہوئے ماحول میں در آتے۔ یقین کی پہلی منزل طے ہوتی اور الٹی گنتی شروع ہو جاتی کہ روحانی بہار کے وہ ایام جن کی بنیاد خالصتاً دینی اور روحانی مقاصد کے تحت رکھی گئی سر پر آن پہنچے۔

ویسے تو ایک جلسہ سالانہ گزرنے کے ساتھ ہی اگلے جلسہ کی تیاری کسی نہ کسی رنگ میں شروع ہو جاتی جیسا کہ ہماری والدہ ہر ماہ اس نیت سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرنا شروع کر دیتیں کہ ایک ماہ کا بجٹ اس کا متحمل نہ ہو سکتا تھا خاص طور پر چینی کا سٹور کرنا جو اس زمانے میں بہت ناپید ہوتی تھی مجھے خوب یاد ہے۔

جوں جوں یہ دن قریب آتے اہلیان ربوہ کی تیاریوں میں تیزی آ جاتی اور روز کوئی نہ کوئی سرگرمی دیکھنے کو ملتی۔ لوگ اپنی اپنی توفیق اور ضرورت کے مطابق گھروں کی مرمت اور رنگ سفیدی وغیرہ کرواتے، محلّہ کی انتظامیہ کا گھر گھر سروے کرنا کہ آپ کتنی جگہ جماعتی انتظام کے تحت مہمانوں کو ٹھہرانے کے لئے دے سکتے ہیں۔ ڈیوٹیوں کیلئے ذیلی تنظیموں کی طرف سے فرداً فرداً رابطہ کہ گزشتہ سال آپ نے کہاں ڈیوٹی دی تھی اور اس سال کہاں ڈیوٹی دینا چاہیں گے لنگر خانوں کی مرمت تندوروں کی تنصیب اور بعدہ مشینوں کی صفائی اور سروس۔ پرائیویٹ قیام گاہوں میں طہارت خانوں کی تعمیر۔ عزیز رشتہ داروں کی طرف سے خطوط کا آنا۔ اکثر ان کی طرف سے آنے کی خوشخبری اور کبھی اس بات کا ملال کہ اس بار چھٹی نہ ملنے کی وجہ سے وہ شاید نہ آ سکیں۔ میری ہم عمر پھوپی زاد بہنوں کی طرف سے یہ پیغام بھی آتا کہ پرالی (جسے ہم اردو میں کسیر کہتے تھے) ہمارے آنے سے پہلے نہیں بچھانا ہم نے اس پر اچھل کود کرنی ہے۔ آج وہ اس بات کی گواہی دیں گی چاہے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر ہی دیں۔ محلے کی بیوت میں ڈیوٹی چارٹ آویزاں ہوتے اور اس میں اپنا نام پا کر اپنی اہمیت کا احساس اور خود اعتمادی پیدا ہوتی۔ ہر جمعہ کو علی الصبح وقار عمل کے ذریعے جھاڑ جھنکاڑ اور راستوں کی صفائی ہوتی۔

22 دسمبر کی شام تین بجے دفتر جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح خطاب فرماتے اور کارکنان باقاعدہ طور پر اپنے اپنے شعبہ میں ڈیوٹیوں پر رپورٹ کرتے۔ 25 دسمبر کو شہر کی رونق بام عروج پر ہوتی۔ اسّی فیصد مہمانوں کی آمد اسی دن ہوتی۔ قافلہ ہائے شوق امڈے چلے آتے۔ اڈے پر بسوں کا تانتا بندھا ہوتا۔ چھتوں پر بندھے بستر بند ان کے سپیشل ہونے کا پتہ دور سے دیتے۔ تانگوں پر بیٹھ کر یہ اپنی اپنی منزل کی راہ لیتے اور الفت و یگانگت کی بھیڑ میں گم ہو جاتے۔ نارووال سے آنے والی سپیشل ٹرین ہر سٹیشن پر ٹھہر کر بھول جاتی اور پانچ گھنٹے کا سفر دس گھنٹے میں طے کر کے جب دریا پر پہنچتی اور پلوں کی گونج میں نعرہ ہائے تکبیر کی صدا بلند ہوتی تو ساری تھکان چناب کے پانیوں میں بہہ کر کہیں دور کی راہ لیتی اور راہِ وفا کے یہ مسافر (شاید زیر آب ٹرین سے پیرس پہنچنے والوں سے بھی زیادہ تازہ دم) شہر میں خیمہ زن قوس وقزح میں تحلیل ہو جاتے۔ اس روح پرور منظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے انہیں لینے آنے والے بعض نوجوان چنیوٹ تک چلے جاتے۔ باہمی اخوت کا یہ عالم ہوتا کہ جس کے گھر جتنے زیادہ مہمان ہوتے وہ اتنا ہی پھولا نہ سماتا اور ایسے خوش ہوتا جیسے بانڈ کی قرعہ اندازی میں پہلا انعام نکل آیا ہو۔ اسی طرح اگر کسی وجہ سے کسی گھر میں مہمان کم ہوتے تو کم مائیگی کا احساس اس کے چہرے سے عیاں ہوتا۔

مرزا امیر صاحب ابن مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی جو مجھ سے تین گھر آگے رہتے ہیں بتاتے ہیں ایک بار ہمارے ہاں 80 مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ پرچی تصدیق والے اس خیال سے کھانا ضائع نہ ہو پڑتال کرنے گھر آئے کہ تین کمروں کا گھر اور اسّی مہمان۔ کمروں کے باہر جوتیوں پر دور سے نظر پڑی تو وہیں سے الٹے پاؤں لوٹ گئے۔ صحن میں لگے خیمے شاید ابھی انہوں نے نہیں دیکھے تھے۔ ہم آج بھی اس فاتحانہ لمحے کو یاد کر کے محظوظ ہوتے ہیں۔ ٹورنٹو، ہمبرگ اور سڈنی میں آنکھ کھولنے والے بچے اگر یہ سب کچھ دیکھیں تو انہیں میسر سہولتیں کچھ دیر کے لئے اپنی اہمیت کھو بیٹھیں

جلسہ کے پروگرام کے آغاز سے قبل تمام مرد وزن سڑک کے دونوں اطراف اپنی معین کردہ راہوں پر مرکزی مقام کی طرف رواں دواں ہوتے اپنے امام کے ارشادات سے مستفیذ ہوتے پُر جوش نعروں سے ان سے اظہار یکجہتی کر کے تجدید عہد کرتے۔ علمائے سلسلہ کی تقاریر سنتے۔ چوہدری شبیر صاحب اور ثاقب زیروی صاحب کے ترنم سے لطف اندوز ہوتے۔ کنو اور مونگ پھلی بھی ساتھ ساتھ ہوتے۔

علی الصبح 4 بجے بیوت الذکر خصوصاً مرکزی بیت المبارک میں نماز تہجد فجر، عزیزوں بزرگوں کی قبروں پر دعا سے لے کر شبینہ اجلاس اور حضرت خلیفۃ المسیح سے اجتماعی ملاقاتوں تک روحانی برکات سمیٹنے کا عمل جاری رہتا اور پلٹ کر جھپٹنے والا یہ سلسلہ سرد موسم میں لہو کو گرمائے رکھتا۔ رات کو گولبازار میں خصوصاً نوجوانوں کا خریداری اور کھانے پینے کا رش بھی قابل دید ہوتا۔

گرم چائے اور قہوے کے دور کے ساتھ رات گئے تک خاندانی گپ شپ کی مجلسیں بھی لگتیں انہی اوقات کا راور جگہ کی حالت زار میں گھر کے بزرگ مستقبل کے کچھ سنجیدہ فیصلوں کے لئے کسی کونے میں سر جوڑ کر بیٹھتے دھیرے دھیرے مچلنے والے بیقرار دل بھی کہیں آس پاس ہی دھڑک رہے ہوتے۔ حتمی شکل اختیار کرنے والے نماز مغرب وعشاء کے بعد بیت المبارک میں اجتماعی ایجاب وقبول کیلئے موجود ہوتے۔

لنگر خانوں کے ماحول میں ہاتھ میں کپڑا اور بالٹی اٹھائے بل کھاتی خوش باش چہروں کی دوہری تہری لائنیں روٹی پھیلانے کی تھپک، لگانے کی دھمک اور سلاخوں کی کھنک، نانبائیوں کا شور آلو گوشت کا شوربہ اور درویشوں کے نان جب خوشبو دیتے تو وہ سماں بنتا کہ آج کے چائنیز اور KFC چوکڑی بھول جائیں۔

شہر کی آبادی یکدم چھ، سات گنا بڑھ جانے سے صفائی کا نظام بھی بہت دباؤ میں ہوتا اسے کرنٹ بنیادوں پر چلانے والے بڑی مستعدی سے یہ ڈیوٹی دیتے۔ فلسڈ نظام آنے سے سر پر فلک ہاتھ میں دمدار ستارے والے وہ اسم بامسمیٰ حلال خور معدوم ہو گئے جو انتہائی کم مشاہرے پر اوور ٹائم بھی لگاتے۔

ہمارا ہر جلسہ سماجی معاشرتی دینی وروحانی حسن ورعنائی کا مرقع ہوتا اور ہر کوئی اپنی عمر اور ظرف کے لحاظ سے اس کی برکات وفیوض سے مستفید ہوتا۔

بچوں کو کھانے پینے کے سٹال، سلائیڈوں والی دوربین جیسی چیزیں اور لائبریری کے ساتھ خالی جگہ پر قائم دفتر معلومات سے گمشدگی و برآمدگی کے اعلانات اپنی طرف متوجہ کرتے لیکن وہ بڑوں کو دیکھ کر سیکھنے کے عمل سے بھی گزر رہے ہوتے۔ ڈیوٹیوں پر موجود مرد وزن بیچ میں ٹائم نکال کر مختلف پروگراموں میں شامل ہوتے اور جن کو توفیق ملتی نیکی کے ان لمحات کو لیموں کی طرح نچوڑتے۔ ان نوجوانوں کا ذکر بھی ضروری ہے جو سردی کی یخ بستہ راتوں میں چہرے پر مفلر لپیٹے اوورکوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے گھاس پھونس اور لکڑیوں سے آگ جلا کر راستوں پر نظر رکھنے کی ڈیوٹی دیتے۔ میں نے تو بطور میزبان اپنے جذبات کی ایک جھلک دکھائی ہے آنے والے تیاری کے کن پر مسرت لمحات اور دفتر جلسہ سالانہ اسے موجودہ شکل دینے کے لئے کن مراحل سے گزرتے اس کا احاطہ کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔

اور اب کچھ ذکر اختتامی لمحات کا۔ جن میزبانوں نے ان ساعتوں کو لمحہ بہ لمحہ آگے بڑھتے دیکھا ان کا سمٹنا بھی تو انہوں نے ہی دیکھنا ہوتا۔ 29 دسمبر کو 80 فیصد مہمان لوٹ جاتے۔ جانے والوں کو ہم ایسی بے بسی سے دیکھتے جیسے بچہ ہاتھ سے چھوٹ جانے والے گیسی غبارے کو اور شہر کو ایسے جیسے کوئی مالدار اپنی کٹی ہوئی جیب کو دیکھتا ہے بازاروں میں دکانداریوں محسوس ہوتے جیسے گرمیوں میں ہیٹر بیچنے والے یا پھر ربوہ میں برساتی (RAIN) کوٹ بیچنے آئے ہوں۔

برسوں کے ساتھ سمٹ رہے ہیں۔ میں آج بھی اس بستی میں ان کے ہمراہ جو صرف اس جگہ ان لوگوں کے انتظار میں جو دنیا میں کسی بھی جگہ ان میں شمولیت کی توفیق رکھتے ہیں چاہت کے ان دنوں کی راہ تک رہا ہوں جب تھکن آرام جاں اور رتجگے تسکین جاں کا باعث ہوتے ہیں۔ وہ دن آتے ہیں جب ظلم کی برچھی ٹوٹ کر گرے گی۔ نفرتوں کے الاؤ پر محبتوں کی پھوار غالب آئے گی مصائب کے ہمالہ سے آشتی کی سحر پھوٹے گی۔ بچھڑے پھر ملیں گے۔ اہل وفا کی قربانیوں کی جوئے خوں اسے سینچ رہی ہے ہمارے بچوں کے جذبات کی خزاں رنگ کونپلوں پر بہار ضرور اترے گی۔

آنے والا دور نہ کل سا ہو گا
کیا کوئی شک ہے کہ جلسہ ہو گا
پھر وہی رنگ جمیں گے ہر سو
ہم نہ ہوں گے تو کوئی ہم سا ہو گا

عید کے دن

سیدنا حضرت محمود بچپن میں ٹوپی پہنا کرتے تھے لیکن ایک دفعہ عید کے روز آپ نے ٹوپی پہن رکھی تھی کہ حضرت مسیح موعود نے آپ کو دیکھ کر فرمایا۔ میاں تم نے عید کے دن بھی ٹوپی پہنی ہے آپ نے اسی وقت ٹوپی اتار دی اور پگڑی باندھ لی اور کچھ عرصہ بعد ٹوپی کا استعمال ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا۔

(اخبار احمدیہ جرمنی فروری 2005ء صفحہ 2)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ صدر لجنہ گلستان جوہر جنوبی کراچی تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے پوتے علی احمد ابن مکرم مرزا ظاہر احمد صاحب نے 5 سال 8 ماہ کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کیا۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ عنبرین ظاہر صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ مورخہ 16 ستمبر 2012ء کو گھر میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ عزیز مکرم ناصر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو مجلس گلشن اقبال غربی اور مکرمہ برکت ناصر صاحبہ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ دل کو نور قرآن سے منور کر دے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی رمشہ داؤد نے مدرسۃ الحفظ طالبات عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ سے خدا کے فضل سے عرصہ دو سال چار ماہ میں قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی ہے۔ تکمیل حفظ قرآن کریم کے موقع پر مورخہ 6/اکتوبر 2012ء کو محلّہ میں آمین کی دعائیہ تقریب ہوئی جس میں حافظ قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن نے حافظہ رمشہ داؤد سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزہ مکرم ٹھیکیدار محمد اصغر صاحب دارالبرکات ربوہ کی پوتی اور مکرم ٹھیکیدار رشید احمد تاج صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم کو باقاعدگی سے پڑھنے، اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع لودھراں اور ضلع بہاولپور کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ولادت

مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی سلسلہ پشاور شہر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ صاعقہ محمود صاحبہ زوجہ مکرم راجہ محمود صاحب آف نصیرہ ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 12/اکتوبر 2012ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام علی احمد تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم راجہ اللہ دتہ صاحب مرحوم آف نصیرہ کا پوتا اور مکرم ٹھیکیدار محمود احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت کالا گوجراں ضلع جہلم کا نواسہ ہے۔

اسی طرح خاکسار کی دوسری ہمشیرہ محترمہ صائمہ یحیٰ صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری یحیٰ پرویز ناصر صاحب آف کھاریاں ضلع گجرات کو مورخہ 30/اکتوبر 2012ء کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام مائرہ یحیٰ تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب کی پوتی اور مکرم ٹھیکیدار محمود احمد صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں کو نیک، صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم منور احمد خالد صاحب کارکن دفتر تشخیص جائیداد موصیان تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ صفیہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء العلیم صاحب ابن مکرم عبدالعزیز صاحب میرپور آزاد کشمیر کو مورخہ 10 نومبر 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک وقف نو میں قبول فرماتے ہوئے جاذب علیم نام عطا فرمایا ہے۔ جو اپنے والد کی طرف سے مکرم میاں عبدالمجید امجد صاحب سابق امیر ضلع میرپور آزاد کشمیر کی نسل سے ہے۔ اسی طرح مکرم میاں نور محمد صاحب امرتسری اور حضرت میاں عبداللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، باعمر، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ رومانہ انجم صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم عبدالمومن صاحب ولد مکرم عبدالغنی صاحب گلگشت کالونی ملتان سے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے مورخہ 11 نومبر 2012ء کو دارالعلوم وسطی ربوہ میں کیا۔ مورخہ 14 نومبر کو کراچی میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر صدر صاحب حلقہ نے دعا کرائی۔ دلہن مکرم حافظ عبدالکریم خان صاحب مرحوم آف خوشاب کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مرزا محمد ناصر صاحب ترکہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ)

مکرم مرزا محمد ناصر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 18/5 محلّہ دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ 5 مربع فٹ میں سے 5 مرلہ 5 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم مرزا محمد شریف صاحب (خاوند)
2۔ مکرم مرزا محمد ناصر صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ بشریٰ مبارکہ صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ الراحت صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ مریم صباء صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

چیریٹی واک (Walk)

(مجلس انصاراللہ سوئٹزرلینڈ)

مکرم بشیر احمد طاہر صاحب نائب صدر اول مجلس انصاراللہ سوئٹزرلینڈ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ سوئٹزرلینڈ نے مورخہ 26 مئی 2012ء کو بیرن سوئٹزرلینڈ میں صبح دس بجے تا بارہ بجے دوپہر چیریٹی واک (Charity Walk) منعقد کی۔ اس واک کیلئے پہلے سے اطلاعیں کی گئیں اور پولیس سے اجازت لی اور اخبارات میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے ساتھ خبریں شائع کی گئی۔

ایک بینر پر جرمن زبان میں ''امن کیلئے مارچ'' اور ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' لکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مختلف پوسٹرز بھی بنائے گئے تھے۔ 26 مئی کو صبح دعا کے ساتھ واک کا آغاز ہوا جو کہ مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ 40 مردوں اور 32 عورتوں بچوں پر مشتمل قافلہ نے اس میں شرکت کی۔ جو مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد واپس آ گیا۔ آخر پر ایک تقریب ہوئی جس میں تلاوت مع ترجمہ کے بعد مکرم مربی صاحب موصوف نے جماعت احمدیہ کی انسانی بہبود کیلئے خدمات کا ذکر کیا اور میڈم سوزانے (Madam Susanne) انچارج ایمنسٹی انٹرنیشنل بیرن سوئٹزرلینڈ کو 5 ہزار فرانک کا چیک پیش کیا اس کے بعد میڈم سوزانے نے شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی سطح پر انسانی بہبود کیلئے کی گئی مساعی کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ جماعت خاموشی سے بغیر کسی پروپیگنڈہ کے یہ خدمات بجالاتی چلی جا رہی ہے۔ آخر پر میڈم سوزانے کو اسلامی اصول کی فلاسفی جرمن ترجمہ کے ساتھ اور قرآن کریم مع ترجمہ فرنچ زبان میں بھی پیش کیا گیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے اور جماعت کو ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ دارالصناعۃ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔
2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
3۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن ۔2۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس ۔3۔ پلمبنگ
4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ/فون نمبر 047-6211065 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

نئی کلاسز کا آغاز یکم جنوری 2013ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

(بقیہ از صفحہ 1 مکرم نصرت محمود صاحب)

اور چند دیگر افرادِ خانہ کے ساتھ بیت الحمد بلدیہ ٹاؤن سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر واپس آرہے تھے کہ نامعلوم افراد نے آپ لوگوں پر فائرنگ کردی۔ جس میں آپ کے داماد محترم سعد فاروق صاحب جو موٹر سائیکل پر سوار تھے موقع پر ہی شہید ہوگئے۔ جبکہ آپ اور دیگر دو افراد زخمی ہوئے۔ اس واقعہ میں ایک گولی آپ کی گردن میں اور دو گولیاں آپ کے سینے میں لگیں۔ آپ کو فوری طور پر عباسی شہید ہسپتال اور پھر وہاں سے آغا خان ہسپتال شفٹ کیا گیا جہاں پر آپ 38 دن زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 27/نومبر 2012ء کو رات تقریباً 11:00 بجے اپنے مالک حقیقی سے جاملے اور راہ مولیٰ میں جان کی قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ حضرت چوہدری عنایت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہوا، جو مرحوم کے دادا مکرم چوہدری اخلاص احمد صاحب کے کزن تھے۔ بعد میں ان کی کوششوں سے چوہدری اخلاص احمد صاحب نے خلافت اولیٰ میں بیعت کی تھی۔ آپ کے خاندان کا تعلق بہلول پور ضلع سیالکوٹ سے تھا آپ کے والد محترم چوہدری منظور احمد صاحب (مرحوم) بہلول پور کے پولیس تھانیدار تھے۔ بعد ازاں آپ منڈی بہاؤالدین شفٹ ہوگئے جہاں کم وبیش 30 سال قیام کیا اور پھر 2008ء میں اپنی اہلیہ اور چھوٹی صاحبزادی کے ساتھ Long Iceland نیویارک امریکہ میں شہریت اختیار کرلی۔

آپ 6 مارچ 1949ء کو بہلول پور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ مرے کالج سیالکوٹ سے گریجوایشن کی اور ملازمت کے لیے شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں شفٹ ہوگئے جہاں تقریباً 35 سال بطور مینیجر ملازم رہے۔ آپ شہادت سے پہلے امریکہ میں بھی ملازمت کررہے تھے۔

مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے اور آپ کو خدمتِ دین کا بے حد شوق تھا۔ منڈی بہاؤالدین میں قیام کے دوران آپ کو بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری دعوت الی اللہ و دیگر مختلف عہدہ جات پر خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح 2008ء میں امریکہ شفٹ ہونے کے بعد Long Iceland نیویارک امریکہ میں آپ کو بطور سیکرٹری تربیت خدمت کی توفیق مل رہی تھی اور وہیں پر آپ کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری ناصر محمود طارق صاحب مقیم ہیں جو بطور نائب صدر جماعت خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

مرحوم انتہائی مخلص اور ایماندار شخصیت کے مالک تھے، شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین سے 2008ء میں انہیں Honesty Award دیا گیا تھا۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا اور تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ دعوت الی اللہ کے پروگرام میں بوجہ مجبوری اگر خود شامل نہ ہوسکتے تو اپنی گاڑی ضرور بھجوادیتے تاکہ ثواب میں شامل ہوسکیں۔

آپ کے صاحبزادے مکرم کاشف احمد دانش صاحب آپ کے بارہ میں تحریر کرتے ہیں کہ ”خاکسار نے اپنے والد کو ایک بہت ہی شفیق اور محبت کرنے والے شخص کے طور پر پایا، بچپن سے لے کر جوانی تک ہمیشہ اولاد کا بہت زیادہ خیال رکھا تعلیم دلوانے کیلئے اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہے۔ جب بھی کسی چیز کی ضرورت پڑی اپنے والد کو ہمیشہ اُس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے مصروف پایا۔“

نیز آپ تحریر کرتے ہیں کہ ”گفتار بہت اعلیٰ اور لہجہ ہمیشہ نرم ہوتا تھا، کبھی بھی بچوں کو ”تم“ کہہ کر مخاطب نہیں کیا بلکہ ”آپ“ کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ میری جماعت کے کاموں میں دلچسپی کو بہت سراہتے تھے۔ اور خلافت احمدیہ کے ساتھ ایک مضبوط تعلق کی تلقین کرتے تھے۔ گھر آکر سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اگر کسی وجہ سے نماز نہ پڑھی ہوتی تو فوراً ادائیگی کیلئے کہتے۔ بچپن میں اپنے ساتھ باجماعت نماز کیلئے لے جاتے جس سے عادت میں پختگی آئی۔ کام کے دوران، سفر پر، کسی بھی جگہ پر ہوتے نماز کا خاص التزام کرتے۔ کسی سے سخت لہجے میں گفتگو نہیں کی۔ ہمیشہ اخلاقیات کا درس دیتے۔ ہر کوئی آپ کی نرم گو اور ملنسار طبیعت کی وجہ سے جلد آپ کا گرویدہ ہوجاتا۔“

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ فریدہ نصرت صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ محترمہ اس وقت امریکہ میں مقیم ہیں اور بیماری کی وجہ سے زیر علاج ہیں۔

آپ کے بیٹے محترم کاشف احمد دانش صاحب عمر 33 سال، 2003ء سے کینیڈا میں مقیم ہیں اور بطور نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا خدمات کی توفیق پارہے ہیں۔ جبکہ بڑی بیٹی محترمہ شانزہ عامر صاحبہ اہلیہ مکرم عامر باجوہ صاحب برمنگھم یوکے میں مقیم ہیں۔ دوسری بیٹی محترمہ آنسہ سلیمان صاحبہ اہلیہ مکرم سلیمان احمد صاحب کیلگری کینیڈا میں مقیم ہے اور تیسری بیٹی محترمہ شانزہ محمود صاحبہ اہلیہ محترم سعد فاروق صاحب شہید جو شادی سے پہلے امریکہ میں اپنے والدین کے ساتھ مقیم تھیں، خاوند کی شہادت کے بعد اب دوبارہ واپس امریکہ چلی گئی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں

۞ جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ نومبر 2012ء مبلغ -/125 روپے بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد از جلد کردیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

۞ دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہوچکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جارہا ہے۔ مہربانی کرکے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کرکے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔ اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

Gul Ahmad & Nishat Linen
Winter Collection
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-476212310

گلشن سویٹس اینڈ بیکرز
اعلیٰ اور معیاری مٹھائیوں کا مرکز
اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار اور لذت ہماری پہچان
● چاکلیٹ کیک ● فریش کریم کیک ● پیسٹری
● کریم رول ● کوکونٹ بسکٹ ● سپیشل کیک رس
● کھتائی ● فروٹ کیک ● شیرمال ● رس
☆ اور خستہ بسکٹ بھی دستیاب ہیں ☆
پروپرائٹر: چوہدری طارق محمود
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دکان: 6213823 موبائل: 0343-7672823

ربوہ میں طلوع وغروب یکم دسمبر

طلوع فجر	5:21
طلوع آفتاب	6:48
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:06

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے۔

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

MULTICOLOR
INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10